روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۶/۴۱ | جمعرات ۱۹۔ محرم الحرام ۱۴۱۲ھ، یکم ظہور ۱۳۷۰ہش، یکم اگست ۱۹۹۱ء | نمبر ۱۷۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب کی صحت کے بارے میں خصوصی درخواستِ دعا

ربوہ: ۳۱ جولائی: محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر امور عامہ کی صحت کے بارے میں آج دن کے بارہ بجے کے قریب محترم ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب کی اطلاع یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے طبیعت پہلے سے بہتر ہے اور مزید بہتر ہو رہی ہے۔ آج انہوں نے دس منٹ کے قریب چہل قدمی کی۔ اُمید ہے کہ چند روز میں انہیں ہسپتال سے فارغ کر دیا جائے گا۔ احباب کرام سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"اگرچہ میں اس بات کو مانتا ہوں کہ تدبیر کرنا منع نہیں ہے۔ لیکن یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ گناہ ہمیشہ افراط یا تفریط سے پیدا ہوتا ہے۔ مثلاً اگر انسان کو صرف ہاتھ لگا دو، تو گناہ نہیں ہے، لیکن اگر اس کو ایک مکّا مار دو تو یہ گناہ ہے۔ یہ افراط ہے اور تفریط یہ ہے کہ کسی کو اگر ایک پیالہ پانی دینے کی ضرورت ہو، تو وہ اس کو ایک قطرہ دے۔ غرض موجودہ زمانہ میں دجّال کا بروز ایک معجونِ مرکبّ ہے۔ ایک حملہ خدا پر ہو رہا ہے ایک نبوّت پر۔ ایک خُدا کو انسان بناتا ہے، دوسرا آپ ہی خُدا بنتا ہے؟ کیا یہ بات سچ نہیں ہے۔ کتابیں دیکھو اخبارات پڑھو تو پتہ لگے گا کہ کس قدر فساد برپا ہو رہا ہے اور یہ دورنگی ظُلم ڈھا رہی ہے۔

یاجوج ماجوج کے فساد کی نسبت مَیں نے بتا دیا ہے کہ اس کا اثر دل پر پڑتا ہے۔ اُس کو شوکت ہے۔ خدا کی طرف رجوع کرنا، امانت دیانت کا اختیار کرنا، شراب، زنا، بدنظری، بدکاری، قماربازی سے بچنا مشکل ہو رہا ہے۔ بہت ہی تھوڑے۔ شاید ایک آدمی فی ہزار جو بچتے ہوں گے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۹۹)

تقریبِ شادی

○ عزیزہ ڈاکٹر امتہ المصور صاحبہ بنت مکرم ناصر قریشی صاحب و امتہ الباری ناصر صاحبہ سیکرٹری اشاعت لجنہ کراچی کی تقریب رخصتانہ کراچی میں ۲۶ اپریل ۱۹۹۱ء کو عمل میں آئی جس میں جماعت کراچی کے عہدیداران و دیگر معززین نے شرکت کی۔ عزیزہ کی شادی مکرم زاہد خورشید صاحب (میکماسٹر یونیورسٹی۔ ہملٹن۔ کینیڈا) ابن مکرم شیخ خورشید احمد صاحب سابق نائب ایڈیٹر الفضل و محترمہ امتہ اللطیف خورشید سابق مدیرہ مصباح و سیکرٹری اشاعت لجنہ اماء اللہ مرکزیہ سے ہوئی۔ نکاح کا اعلان ۲۳ مارچ ۱۹۹۰ء کو احمدیہ ہال کراچی میں ہوا تھا۔ دعوتِ ولیمہ کا اہتمام ربوہ میں کیا گیا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ تعلق ہر لحاظ سے بابرکت فرمادے۔

ولادت

○ میرے بڑے بیٹے مکرم طارق محمود صاحب کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مورخہ ۱۵ جون ۱۹۹۱ء کو تیسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ بچے کا نام سعد طارق تجویز ہوا ہے۔ اسطرح میرے چھوٹے بیٹے مکرم عامر اسلام صاحب آف ناروے کو خدا تعالیٰ نے مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۹۱ء کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ بچی کا نام النعم سحر رکھا گیا ہے یہ دونوں بچے مکرم ملک حبیب الرحمٰن صاحب آف ربوہ کے پڑنواسہ اور پڑنواسی ہیں۔ احباب سے دونوں بچوں کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ملک عبدالسلام دارالذکر لاہور)

درخواستِ دعا

میری بہو عزیزہ بشریٰ انعام پی۔ ایچ۔ ڈی کرنے کو لوراڈو۔ امریکہ گئی ہوئی ہے احباب سے ان کی اعلیٰ کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

آمنہ بیگم بنت خواجہ عبدالعزیز ڈار رئیس آسنور۔ کشمیر

محبت اور پیار سے مثالی معاشرہ قائم کرنے کی کوشش کریں

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے

"جب میں ۷۰ء میں گیا ہوں افریقہ تو میں نے بڑے دکھ سے محسوس کیا کہ افریقن محبت کا بھوکا ہے جب میں نے ایک افریقن بچے کو اٹھا کے گلے لگایا اور پیار کیا تو وہ ہزاروں کا مجمع جس نے مجھے اس بچے کو پیار کرتے دیکھا۔ خوشی کی ایک ایسی لہر فضا میں پیدا ہوئی کہ میرے کانوں نے ان کی خوشی کی آواز کو سنا۔ میری آنکھوں نے ان کے چہروں کو دیکھا جن پر خوشیاں مچل رہی تھیں۔ ایک دورے سے واپسی پر لنڈن کے ائیرپورٹ پر ایک افریقن ملک کے وزیر آئے ہوئے تھے جو واپس جا رہے تھے وہ بھی انتظار کر رہے تھے اپنے جہاز کا۔ ان کے ساتھ ان کے ملک کا سفیر تھا جو انہیں چھوڑنے آیا ہوا تھا اور ایک سفیر کا بیٹا تھا کوئی بارہ سال کا ہوگا۔ ہمارے دوست جو وہاں موجود تھے ان کو خیال آیا۔ ایک کو پھر اوروں کو کرنوٹ لے آئے کہ اس پر دستخط کردیں ہم رکھیں گے اپنے پاس۔ اس نے دیکھا وہ بھی لے آیا۔ خیر میں نے دستخط کر کے اس کو دیا لیکن اس کے علاوہ میں کھڑا ہوا اور میں نے اس سے معانقہ کیا۔ اس بچہ کو پیار کیا۔ جب یہ اعلان ہوا کہ جہاز تیار ہے آجائیں اس جہاز کے مسافر جو وزیر تھے وہ میرے پاس پھر آگئے (پہلے مل کے جا چکے تھے) اور اس بات کا شکریہ ادا کرنے کے لئے

باقی صفحہ ۶ پر

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

یکم ظہور ۱۳۷۰ ہش یکم اگست ۱۹۹۱ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پڑھیں بھی اور پڑھائیں بھی

جب بچے ایک کلاس پاس کر کے اگلی کلاس میں چلے جاتے ہیں تو پچھلی کلاس کی کتابوں پر نظر ڈالنا بھی گوارا نہیں کرتے۔ یہ تو ہم نے پڑھ لی ہیں اب ہمیں ان سے کیا غرض۔ ایک رنگ میں یہ بات ٹھیک بھی ہے نئی کلاس ہے تو اب اس کی کتابوں کی طرف توجہ کی ضرورت ہے لیکن یہاں ایک بات یاد رکھنا ضروری ہے اور وہ یہ کہ چونکہ ساری تعلیم مربوط ہوتی ہے۔ یا مربوط ہونی چاہیئے۔ اس لئے اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ جو کچھ بھی پہلے پڑھا جا چکا ہے وہ اچھی طرح یاد رہنا چاہیئے ورنہ آئندہ کی پڑھائی میں مشکل پیش آئے گی۔ اسی لئے ہر ماہر تعلیم یہی مشورہ دیتا ہے کہ تعلیم کو تسلسل کے ساتھ حاصل کیا جائے اور جو کچھ پڑھ لیا جائے اسے آئندہ کے اسباق کے لئے بھی یاد رکھا جائے۔

اس کا ایک طریق یہ ہے کہ طالب علم جس کلاس میں بھی ہے وہ کوشش کرے کہ کسی نہ کسی ایسے طالب علم کو جو اس سے ایک دو سال پیچھے ہو پڑھانا شروع کر دے۔ بغیر فیس کے۔ اس کی "فیس" تو اسے یوں ملتی رہے گی کہ وہ پڑھائے گا تو اس کا بھولا ہوا سبق اسے یاد آنے لگے گا اور پھر یاد ہی رہے گا۔ اس سے بہتر اور فیس کیا ہو سکتی ہے۔ دوسروں کو علم دیا اور اپنا علم پختہ سے پختہ تر کر لیا۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے بھی اس بات کو ایک اور احسن رنگ میں یوں فرماتے ہیں:۔

"یہ یاد رکھو کہ وہی بخیل نہیں ہے جو اپنے مال میں سے کسی مستحق کو کچھ نہیں دیتا بلکہ وہ بھی بخیل ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے علم دیا ہو اور وہ دوسروں کو سکھانے میں مضائقہ کرے۔"

اگر ایک طالب علم اپنے کسی دوست طالب علم کو پڑھائے گا تو اپنے بخیل ہونے کی بھی نفی کر دے گا۔ یا یوں کہہ لیجئے کہ وہ سخاوت کا اظہار کرے گا اور خود بھی فائدہ اٹھائے گا۔

ہم اپنے طلباء کی توجہ اس طرف مبذول کروانا چاہتے ہیں کہ وہ اپنی سٹڈی کے ساتھ ساتھ کسی اور طالب علم کو جو ان سے پچھلی کلاس میں ہے پڑھائیں۔ اس کا بھی بھلا ہو گا اور پڑھانے والے کا بھی اور اس سے ہمدردی کا جذبہ بھی پیدا ہو گا جس کی معاشرے کو شدید ضرورت ہے۔

مذہب کا ذات پات سے کچھ واسطہ نہیں
اللہ تک رسائی کا یہ راستہ نہیں
دُنیا تو پوچھتی ہے کہ تم کیا ہو، کون ہو
دیں ہے کہ ایسی بات کوئی پوچھتا نہیں

ـــــــ ابوالاقبال

○

حُسن تمہارا گلشن گلشن
عشق ہمارا تن من تن من

عرصۂ ہستی کوئے ملامت
راحتِ دُنیا رہزن رہزن

عہدِ جوانی ایک فسانہ
دل کی امنگیں مدفن مدفن

رشتۂ الفت پیچاں پیچاں
گیسوئے قسمت الجھن الجھن

کس کو سنائیں غم کی کہانی
اپنے پرائے دشمن دشمن

اُف یہ آنکھیں دید کی پیاسی
اُف وہ نظارے چلمن چلمن

دیکھنے والے دیکھ ہی لیں گے
تم بھی لگا لو قدغن قدغن

یہ نہ خبر تھی اے غمِ ہجراں
ہم بھی پھریں گے بَن بَن، بَن بَن

دل میں ابھی تک یاد ہے ان کی
جن سے ہے اپنی اَن بَن، اَن بَن

کس کی نظر تھی جس نے اے مصلحؔ
پھونک دیا ہے خرمن، خرمن

مصلح الدین احمد راجیکی

○

"دین کی جڑ اس میں ہے کہ ہر امر میں خدا تعالیٰ کو مقدم رکھو۔ دراصل ہم تو خدا کے ہیں اور خدا ہمارا ہے۔ اور کسی سے ہم کو کیا غرض ہے۔"
(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۹)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیّدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)

علمی مسائل

حضرت ہود علیہ السلام نے جب انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ دلائی تو انہوں نے کہا۔ میاں! ایسی نصیحتیں کرو یا نہ کرو ہم نے ماننا تو ہے ہی نہیں۔ پہلے زمانوں سے ایسے لوگ ہوتے چلے آئے ہیں جو کہتے تو رہے ہیں کہ زیادہ دولتیں نہ کماؤ اور دولتوں کا گھمنڈ نہ کرو۔ مگر پھر بھی یہ دنیا کام کرتی ہی چلی آئی ہے۔ ہم کو کارخانے بنانے اور دولتیں کمانے پر کوئی عذاب نہیں ہوگا۔ اس لئے خواہ تم ہمیں تبلیغ کرو یا نہ کرو ہمارے لئے یہ برابر ہے۔ اور ہم کبھی تمہاری بات نہیں مان سکتے۔ حقیقت یہ ہے کہ جب کوئی انسان سرکشی اور تمرد میں بڑھ جائے تو اسے نیکی کی طرف توجہ دلانا بڑا کٹھن مرحلہ ہوتا ہے۔ لیکن اس مشکل کو تسلیم کرنے کے باوجود قرآن کریم نے یہی ہدایت دی ہے کہ (......) (سورۃ اعلیٰ ع ۱) تمہارا کام یہی ہے کہ تم نصیحت کرتے چلے جاؤ کیونکہ نصیحت کرنا ہر حال دوسروں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ پس خواہ کوئی کتنا ہی مخالف ہو اسکے متعلق کبھی مایوسی کا اظہار نہیں کرنا چاہیئے۔ دل خدا تعالیٰ کے قبضہ و اختیار میں ہیں۔ تمہارا کام یہ ہے کہ تم بار بار خدا تعالیٰ اور اس کے رسول ؐ کی باتیں لوگوں کے کانوں میں ڈالتے رہو۔ ایک دن یقیناً ایسا آجائے گا۔ کہ ان کے دل کے زنگ دور ہو جائیں گے۔ اور وہ ہدایت کو خوشی سے قبول کر لیں گے۔

اولیا کی کتب میں لکھا ہے کہ ایک شخص مسلمانوں کو سخت دکھ دیا کرتا تھا اور باوجود سمجھانے کے باز نہیں آتا تھا آخر کئی لوگوں نے تنگ آکر اس محلہ کو ہی چھوڑ دیا۔ جس میں وہ رہتا تھا۔ ایک دفعہ ایک بزرگ حج کر رہے تھے کہ انہوں نے اسی شخص کو کعبہ کا طواف کرتے دیکھا۔ انہوں نے حیران ہو کر پوچھا کہ تو کہاں؟ تیرا کام تو سارا دن گانا بجانا اور شرابیں پینا تھا۔ تو کعبہ کا طواف کرنے کے لئے کس طرح آگیا۔ وہ کہنے لگا۔ ہر چیز کا ایک وقت ہوتا ہے۔ آپ لوگ مجھے قرآن بھی سناتے اور حدیثیں بھی بتاتے مگر میرے دل پر ذرا اثر نہ ہوتا۔ ایک دن مجلس لگی ہوئی تھی۔ دوست احباب بیٹھے تھے۔ شراب کی صراحیاں قرینے سے رکھی ہوئی تھیں۔ کہ یکدم مجھے گلی میں سے ایک آواز آئی کوئی اجنبی ـــ نہ معلوم کون ـــ گلی میں سے گذر رہا تھا۔ اور قرآن کریم کی یہ آیت بڑی خوش الحانی سے پڑھتا جا رہا تھا۔ کیا مومنوں پر ابھی وقت نہیں آیا کہ انکے دل خدا تعالیٰ کے خوف سے بھر جائیں۔ یہ آیت جونہی میرے کان میں پڑی مجھے یوں معلوم ہوا کہ یہ آیت ابھی آسمان سے میرے لئے اتری ہے۔ میرے آنسو جاری ہوگئے۔ میں نے مجلس برخواست کر دی۔ گانے بجانے کے آلات توڑ دیئے۔ توبہ کی اور حج کیلئے چل پڑا۔ تم نے سارا قرآن سنا دیا مگر مجھ پر اثر نہ ہوا۔ لیکن وقت ہوتا ہے۔ ایک آیت نے میری کایا پلٹ دی۔ اور اب میں توبہ کر کے حج کرنے آیا ہوں۔ تو قلوب بعض دفعہ ایسے رنگ میں بدلتے ہیں کہ حیرت آجاتی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک دفعہ ایک عورت نے دوسری عورت کو مارا اور اس کا دانت توڑ دیا۔ اسلامی شریعت کی رو سے ضروری تھا کہ اس عورت کا بھی قصاص کے طور پر دانت توڑا جاتا۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ معاملہ پیش ہوا وہ عورت جس نے دانت توڑا تھا اس کی طرف سے حضرت ابوہریرہ ؓ بطور وکیل پیش ہوئے اور انہوں نے کہا کہ بے شک قصاص کے طور پر اس کا دانت توڑا جانا چاہیئے مگر میں معافی کی درخواست کرتا ہوں۔ اگر دوسرا فریق معاف کر دے تو یہ اس کا احسان ہوگا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی دوسری عورت کے رشتہ داروں سے کہا کہ بے شک شریعت نے تمہیں قصاص کا حق دیا ہے۔ لیکن اگر تم معاف کر دو تو اچھا ہے۔ مگر دوسرے فریق پر کوئی اثر نہ ہوا اور وہ لوگ یہی کہتے چلے گئے کہ دانت کے بدلے جب تک دانت نہ توڑا جائے گا ہم نہیں ٹلیں گے۔ آخر حضرت ابوہریرہ ؓ کو جوش آگیا۔ اور انہوں نے کہا خدا کی قسم میری رشتہ دار عورت کا دانت نہیں توڑا جائے گا۔

یہ الفاظ انہوں نے ایسے جوش سے کہے کہ وہ لوگ جو اس بارہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سفارش بھی نہیں مان رہے تھے ڈر گئے اور انہوں نے کہا یا رسول اللہ! ہم نے معاف کیا۔ اس پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے بال بکھرے ہوئے ہوتے ہیں اور ان کے جسم غبار آلود ہوتے ہیں مگر جب وہ کسی معاملہ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا لیں تو خدا تعالیٰ انکے متعلق اپنی غیرت دکھلاتا اور اس بات کو پورا کر دیتا ہے۔ جس کے لئے وہ قسم کھاتے ہیں۔ تو دیکھو حضرت ابوہریرہ ؓ نے جب خدا کی قسم کھا کر یہ کہا کہ میری اس رشتہ دار عورت کا دانت نہیں توڑا جائے گا تو وہ لوگ۔ جو اس بارہ میں خود حضرت ابوہریرہ ؓ بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سفارش بھی ماننے کے لئے تیار نہیں تھے یکدم ان کی طبیعت بدل گئی اور انہوں نے اپنا حق چھوڑ دیا۔ پس اس بات کی اہمیت سمجھنی چاہیئے کہ انہیں ہمیشہ ایک دوسرے کو سمجھاتے رہنا چاہیئے۔ اور یہ کبھی خیال نہیں کرنا چاہیئے کہ دوسرے کی اصلاح نہیں ہو سکتی۔ اور اگر بالفرض دوسرے کی اصلاح نہ بھی ہو تو کم سے کم جو شخص دوسرے کو سمجھائے گا۔ اس کی اپنی اصلاح تو ہو جائیگی بہرحال دوسرے کو سمجھانا فائدہ کے بغیر نہیں ہوتا۔ پس وعظ و نصیحت کا سلسلہ اپنے اندر بھی جاری کرنا چاہیئے اور غیروں میں بھی جاری کرنا چاہیئے۔ جہاں دوست ایک دوسرے کے ساتھ مل کر بیٹھیں انکا فرض ہے کہ وہ ایک دوسرے کو نصیحت کرتے رہیں۔ کہ سچ بولو معاملات میں صفائی رکھو۔ گالی گلوچ سے کام نہ لو۔ جھگڑا نہ کرو۔ محبت اور پیار سے رہو۔ جب اس قسم کے وعظ و نصیحت کا سلسلہ بند ہو جائے تو نئی پود کئی قسم کی غلطیوں میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ پرانے لوگ تو شیطان سے بہت سی لڑائیاں لڑ چکے ہیں اور انکے اندر نیکی اور تقویٰ پیدا ہو چکا ہوتا ہے۔ مگر نئی پود نے وہ لڑائی نہیں کی ہوتی اس لئے شیطان ان کے اندر آسانی سے داخل ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آدم اور شیطان کا قصہ اسی لئے بیان کیا ہے کہ ذرا سی غفلت بھی بہت بڑے نقصان کا موجب ہو جاتی ہے۔ اگر آدم ؑ جو شیطان کے ساتھ دیر سے جنگ کرتا چلا آ رہا تھا دھوکا کھا سکتا ہے تو جن سے شیطان کی ابھی جنگ ہی نہیں ہوئی وہ تو اس کے فریب میں بہت جلد آسکتے ہیں۔ آدم ؑ اس لئے شیطان کے دھوکے میں آیا کہ شیطان مذہب کا لبادہ اوڑھ کر آدم ؑ کے سامنے آیا اور حضرت آدم ؑ نے سمجھا کہ اب اس کی اصلاح ہو چکی ہے۔ چنانچہ انہوں نے اس کے ساتھ صلح کر لی۔ اور نتیجہ خراب نکلا۔ مگر جس شخص نے شیطان سے ابھی لڑائی شروع ہی نہیں کی اس کے سامنے اگر شیطان بزرگ بن کر آجائے۔ تو وہ جلدی دھوکا کھا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا اس قصہ کے بیان کرنے سے یہی منشاء ہے کہ جب آدم ؑ شیطان کو دیکھ کر دھوکا کھا گیا تو وہ لوگ جو ابھی شیطان کے ہتھکنڈوں سے واقف ہی نہیں وہ اس کی طرف سے کیسے مطمئن ہو سکتے ہیں۔ پس موجودہ اور آئندہ نسلوں کو شیطان کے حملوں سے بچانے کے لئے (دین حق) یہ نصیحت کرتا ہے کہ تم اپنے اندر بھی وعظ و نصیحت کا سلسلہ جاری رکھو اور بیرونی دنیا کو بھی ہمیشہ خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچاتے رہو تا کہ شیطان ذریت آدم کو گمراہ کرنے سے ہمیشہ کے لئے مایوس ہو جائے۔ بہرحال عاد کی قوم نے ہود ؑ کی نصیحتوں پر کوئی کان نہ دھرا اور اس کو جھٹلا دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انکو ہلاک کر دیا۔

انہوں نے لوط ؑ کی نصیحتوں سے تنگ آکر اسے دھمکی دی کہ اگر تو باز نہ آیا تو ہم تجھے اپنے ملک سے نکال دیں گے۔ لوط نے کہا۔ بے شک نکال دو۔ میں تمہارے اعمال کو بڑی نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں اور خدا تعالیٰ سے دعا کی کہ خدایا مجھ کو اور میرے خاندان کو ان کے برے اعمال سے بچائیو۔

اس آیت میں ایک تو یہ سبق دیا گیا ہے کہ عذاب ظاہری سے نجات مانگنی اتنی اہم نہیں جتنی کہ عمل بد سے نجات مانگنی اہم ہے۔ اور دوسرا سبق یہ دیا گیا ہے کہ نفرت ہمیشہ برے اعمال سے رکھنی چاہیئے۔ نہ کہ گمراہ اور خطا کار انسان کو بھی قابل نفرت سمجھنا چاہیئے۔ اصلاح اخلاق کے سلسلہ میں یہ ایک نہایت ہی اہم نکتہ ہے جس پر دین حق نے خصوصیت سے زور دیا ہے۔ اور بد اور بدی میں فرق کیا ہے۔ وہ یہ تو کہتا ہے کہ برائی کو دور کرو مگر وہ یہ نہیں کہتا کہ برائی کو دور کرنے کے ساتھ ہی بد کو مٹا ڈالو۔ بلکہ وہ ان دونوں میں ایک حد قائم کرتا

باقی صے پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ـــ نون سین

مارمن فرقہ

انگلستان سے شائع ہونے والے روزنامہ "انڈی پینڈنٹ" کی ۲۹ مئی ۱۹۹۱ء کی اشاعت میں ڈایانا ہائنڈز (DIANA HINDS) کی ایک رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ جس میں وہ کہتی ہیں کہ اپنا کام شروع کرنے سے پہلے دو نوجوان مارمن مبلغ اپنی کار میں بیٹھے اور انہوں نے یہ دعا کی "ہم دعا کرتے ہیں کہ آج ہماری ملاقات کچھ دلچسپ لوگوں سے ہو اور ہم ان کے دلوں تک پہنچ سکیں۔ اس پیغام کے ساتھ جو ہم ان کے لئے لئے جا رہے ہیں"۔

ہوا یہ کہ مارمن کے پیغام میں کوئی دلچسپی ظاہر نہ کی گئی۔ ۴۵ منٹ تک ایک دروازے سے دوسرے دروازے تک جاتے ہوئے (جبکہ وہ ایک کاؤنٹری ہاؤسنگ اسٹیٹ میں گھوم رہے تھے) یہ مبلغین صرف ایک شخص کو اپنا ٹیلیفون نمبر دے سکے۔ اور وہ تھا ایک اطالوی باشندہ۔ کسی شخص نے انہیں گھر میں داخل ہونے اور بیٹھ کر بات کرنے کی دعوت نہ دی اور اسی طرح ان سے کسی شخص نے یہ بھی نہ کہا کہ وہ مستقبل میں کسی وقت آکر بات کر سکتے ہیں۔ لیکن یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ ان لوگوں میں سے کسی نے ان کو برا بھلا بھی نہیں کہا۔

ایک عورت نے ہاتھ ہلا ہلا کر انہیں دروازے سے چلے جانے کو کہا اور وہ اس سارے عرصے میں "نہیں" "نہیں" کہتی رہی اور ویسے بھی وہ اپنے باہر کے شیشے کے دروازے کے اندر ہی ٹھہری رہی۔ باہر نکل کر اس نے بات کرنا گوارا نہ کیا۔ کچھ لوگوں نے اپنا دروازہ کھولا تو سہی لیکن صرف ایک ذرا سا اور بہت نرم گوئی کے ساتھ یا بعض نے سخت روئی سے بھی کہا کہ ہمیں معاف کیجئے یعنی ہم آپ سے گفتگو کرنے کیلئے تیار نہیں ہیں۔ ایک معمر عورت نے کہا کہ بات یہ ہے کہ میں ایک میتھوڈسٹ ہوں اور یہ اس نے اس وقت کہا جب اسے اس بات کا یقین ہو گیا کہ یہ گرے سوٹ پہننے والے نوجوان جو انتہائی طور پر نرم روئی سے بات کرتے تھے جیہوا وٹنس فرقے کے افراد نہیں تھے۔ نہ ہی یہ سیلز مین تھے۔

ان سب باتوں کے باوجود ان دو نوجوان مشنریوں نے دل نہیں ہارا۔ ان میں ایک ناتھن پالمین (NATHAN POLLMANN) جو اکیس سالہ مارمن نوجوان تھا اور اوٹا کا رہنے والا تھا نے نہایت تعجب سے کہا ہم تو اپنا پیغام ہر شخص تک پہنچانا چاہتے ہیں بلکہ ان کے ساتھ اس پیغام میں شرکت کے خواہاں ہیں۔ لیکن میتھوڈسٹ نے کہا "رہنے دیجئے ہمارے پاس پہلے ہی بہت سارا پیغام موجود ہے"۔

مارمن لوگ اپنے متعلق یہ کہنا پسند کرتے ہیں کہ یہ جیسس کرائسٹ کے آخری زمانے کے سینٹس کی عیسائی تنظیم ہے۔ یہ لوگ دوسروں کو اپنے مذہب میں شامل کرنے کی ہر کوشش کرتے ہیں۔ اور انہیں اس بات میں کوئی باک نہیں کہ کسی بھی مذہب کا کوئی شخص ان کے ساتھ شریک ہو جائے۔ اگرچہ وہ اس بات کا کھل کر اظہار کرتے ہیں کہ ہندوؤں اور مسلمانوں میں انہیں کوئی خاص کامیابی نہیں ہوتی۔

یہ تنظیم امریکہ میں ۱۸۳۰ میں وجود میں آئی تھی۔ یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ عیسائی مذہب کو یہ دوبارہ زندہ کر رہے ہیں۔ بائبل کے ساتھ ساتھ یہ اپنی کتاب جسے وہ بک آف مارمن کہتے ہیں اور جس کے متعلق ان کا خیال ہے کہ یہ بھی الہامی ہے اور سنہری پلیٹوں پر لکھی جا کر جوزف سمتھ جونیر۔ جو ان کی تنظیم کا پہلا راہنما تھا۔ کو دی گئی تھی۔ اور یہ کتاب اسے ان کے خیال میں ایک فرشتے نے دی تھی۔ مارمن کہتے ہیں کہ اب بھی انہیں الہام ہوتا ہے۔ انسانی روح کی پیدائش سے پہلے بھی یہی کیفیت تھی اور یہ انسان ترقی کرتا کرتا "گاڈ ہیڈ" یعنی دیوتا کی طرف بڑھ سکتا ہے۔ ان کا خیال ہے کہ شادی ایک ایسا معاہدہ ہے جو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے کیا جاتا ہے۔ یہ لوگ وفات یافتگان کو بھی اپنے مذہب میں اسلئے شامل کر لیتے ہیں کہ انہیں ابدی زندگی حاصل ہو جائے۔ آغاز میں تو تعدد ازدواج پر بھی عمل کرتے تھے اور کہتے تھے کہ بائبل کی یہ ایک رسم ہے جسے ہم زندہ کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن ۱۸۹۰ء میں اس پر قدغن لگا دی گئی۔ یہ وہ وقت ہے جب امریکہ میں تعدد ازدواج کے باعث حکومت کی طرف سے سزائیں ملنے لگیں۔ جہاں تک اس تنظیم کے تبلیغی کام کا تعلق ہے یہ بہت زیادہ منظم ہیں اور بہت وسیع حلقہ تک پھیلے ہوئے ہیں۔ کہتے ہیں کہ گذشتہ سال انہوں نے ۳،۳۰،۸۷۷ افراد کو اپنی تنظیم میں شامل کیا اور یہ وہ تعداد ہے جو آج سے پہلے کبھی انہیں میسر نہیں آئی اب ان کے اراکین کی تعداد ۷۵،۰۰،۰۰۰ ہے۔ اکثریت امریکہ میں ہے جہاں سالٹ لیک سٹی۔ اوٹا۔ میں ان کا صدر مقام ہے۔ امریکہ کے بعد کینیڈا، لاطینی امریکہ، یورپ اور بوسیانیا BOSEANIA میں یہ لوگ پائے جاتے ہیں۔

جہاں تک ان کی برطانوی تنظیم کا تعلق ہے یہ لوگ ساٹھ کے دہاکے میں، ۵۰۰۰ کی تعداد میں تھے۔ اور اب ۱،۶۰،۰۰۰ ہو گئے ہیں اور انگلستان میں ان کے ۹ مشن کام کر رہے ہیں اور ان میں سے ہر مشن میں رضاکارانہ طور پر کام کرنے والے ۲۰۰ کے قریب مبلغین موجود ہیں۔ یہ ساری کی ساری تعداد نوجوانوں پر مشتمل ہے اور یہ نوجوان امریکہ کے باشندے ہیں۔ جہاں تک مالیات کا تعلق ہے ان کے خاندان کے افراد یا ان کے دوست روپیہ فراہم کرتے ہیں۔ ان کے مبلغین دو سال تک تعلیم حاصل کرتے ہیں اور تعلیم حاصل کرنے کے دوران ہر روز ۱۲ گھنٹے انہیں اس تعلیم پر توجہ دینی پڑتی ہے اور ہر ہفتے ۶ ایام کا پروگرام ہوتا ہے وہ جنسی تعلقات سے پرہیز کرتے ہیں۔ شراب بھی نہیں پیتے۔ سگریٹ نوشی بھی نہیں کرتے۔ حتیٰ کہ چائے اور کافی بھی نہیں پیتے اور ان باتوں کے علاوہ وہ سینما بھی نہیں دیکھتے ان کا کام یہ ہے کہ ہر دروازے پر دستک دیں۔ اور برطانوی تنظیموں کا یہ اندازہ ہے کہ جب یہ ایک ہزار دروازے پر دستک دے لیتے ہیں تو انہیں کم از کم ایک شخص ایسا مل جاتا ہے جو ان کی تنظیم میں شامل ہو جاتا ہے۔ اور جب وہ شامل ہو جاتا ہے تو تنظیم کے دیگر افراد اسکی تعلیم و تربیت کا کام شروع کر دیتے ہیں۔ حقیقتاً اس تعلیم و تربیت کے انتظام کے بعد ہی جب وہ دیکھتے ہیں کہ وہ مستقل مزاجی کے ساتھ ان کے ساتھ ہے تو وہ اسے اپنے عقیدے میں شریک کرتے ہیں۔ یہ ساری باتیں بتاتی ہیں کہ ان کے مبلغین پر خاصا ذہنی دباؤ رہتا ہے۔ کوونٹری مشن کے موجودہ صدر جنوبی افریقہ کے ایک سیلز مینیجر ہیں جن کا نام پرسی ون سٹینلے ہے (PERCY WIN STANLEY) اور ان کا تنظیمی علاقہ مڈلینڈ ہے جب لوگ ایک جگہ سے جا کر دوسری جگہ کام کرتے ہیں تو گھر کی یاد آنا بالکل فطرتی بات ہے۔ یہ لوگ کسی حد تک افسردہ بھی رہتے ہیں اور بعض اوقات جن لوگوں سے یہ باتیں کرتے ہیں۔ وہ غصے میں آکر ان کی پٹائی بھی کر دیتے ہیں۔ بعض اوقات جب کسی دروازے پر دستک دیتے ہیں اور پذیرائی نہیں ہوتی تو یوں لگتا ہے کہ انہیں اپنے آپ پر غصہ آیا ہے۔ ان میں سے ایک مشنری کا یہ بھی کہنا ہے کہ اگر موسم اچھا ہو تو لوگ بات خوش دلی سے کرتے ہیں۔ گویا کہ عام طور پر وہ خوش دلی سے بات نہیں کرتے بارش ہو رہی ہو برف پڑ رہی ہو ہوائیں چل رہی ہوں تو یقیناً ان کا موڈ بات کرنے والا نہیں ہوتا۔ لیکن پھر بھی یہ اپنی تعلیم و تربیت اور تبلیغ کا کام جاری رکھتے ہیں۔ یہ دو مشنری جنکا پہلے ذکر کیا گیا ہے کچھ دیر تک تو ہاؤسنگ اسٹیٹ میں گھومتے پھرتے رہے اسکے بعد یہ اپنے ایک نئے ساتھی کی تعلیم و تربیت کے لئے اسکے ہاں چلے گئے۔ انہوں نے اسے یہ بتانے کی کوشش کی کہ ان کے خیال میں خدا تعالیٰ کی سکیم کیا ہے یعنی انسان کی پیدائش سے قبل سے لے کر ابدی زندگی تک خدا کیا چاہتا ہے کیا کرتا ہے اور کیا کرے گا۔ جوزف سمتھ جو ان کا پہلا راہنما تھا وہ اسکی پیش گوئی بتاتے ہیں۔ اس نے کہا تھا کہ خاندانوں کو ابدالآباد کے لئے اکٹھا رکھا جا سکتا ہے۔ ایک سننے والے نے کہا کہ بات تو بہت اچھی ہے۔ یہ بھی بتایا گیا کہ مارمن شراب نہیں پیتے۔ سگریٹ نوشی نہیں کرتے چائے اور کافی بھی نہیں پیتے۔ جب یہ مسٹر کالن (COLIN) سے یہ باتیں کر رہے تھے تو اس نے اپنی الماری میں سے شراب کی تمام بوتلیں نکال کر پھینک دیں لیکن جب اس سے یہ کہا گیا کہ وہ کافی اور چائے بھی نہ پیئے تو یہ بات اسکے لئے خاصی مشکل ثابت ہوئی۔ وہ کہنے لگا کہ میں ان چیزوں کو چھوڑ تو سکتا ہوں لیکن ان کی جگہ ان کا کوئی بدل لائیے جب تک ان کا کوئی بدل نہیں مل جاتا اسوقت تک میں چائے اور کافی کو نہیں چھوڑ سکتا۔

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے کہ تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعوئ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلاء سے لغزش کھائے گا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا۔ بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائے گی۔ اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے اچھا تھا۔ مگر وہ سب لوگ جو آخر تک صبر کریں گے اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا ان سے ساتھ سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی۔ وہ آخر فتحیاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے۔" (الوصیت صفحہ ۹)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امام ابوحنیفہ رح
المعروف
امام اعظم رح کے حالات زندگی

۱۔ نام و نسب و ولادت

آپ کا نام نعمان کنیت ابوحنیفہ اور لقب امام اعظم تھا۔ (آپ کی یہ کنیت حقیقی نہیں کیونکہ کسی اولاد کا نام حنیفہ نہ تھا۔ یہ وصفی معنی کے اعتبار سے ہے۔ یعنی ابوالملۃ الحنیفہ قرآن میں خدا نے فرمایا کہ ملت ابراہیم حنیف کی پیروی کرو۔ اسی نسبت سے یہ کنیت اختیار کی) آپ خلیفہ عبدالملک بن مروان کے عہد میں عراق کے شہر کوفہ میں پیدا ہوئے۔ آپ عجمی النسل تھے۔ آپ کا شجرۂ نسب خطیب مؤرخ بغدادی نے آپ کے پوتے اسماعیل کی زبانی یوں بیان کیا ہے کہ "میں اسماعیل بن حماد بن نعمان بن ثابت بن مرزبان ہوں۔ ہم لوگ فارسی النسل ہیں اور کبھی کسی کی غلامی میں نہیں آئے۔ ہمارے دادا ابوحنیفہ ۸۰ھ میں پیدا ہوئے۔ ثابت بچپن میں حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ انہوں نے ان کے اور ان کے خاندان کے حق میں دعائے خیر کی تھی ہم کو امید ہے کہ وہ دعا بے اثر نہیں رہی۔"

(سیرت النعمان حصہ اول ص۱۳)

آپ کے بزرگ تجارت پیشہ تھے لکھا ہے کہ جب نعمان کے والد ثابت کی عمر چالیس برس کی ہوئی تو خدا تعالیٰ نے ایک فرزند عطا کیا جس کا نام نعمان رکھا گیا جو آگے چل کر امام اعظم کے نام سے مشہور و معروف ہوا۔ آپ کو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک محبوب صحابی اور خادم خاص حضرت انس بن مالک کی صحبت سے مشرف ہونے کا شرف حاصل ہے۔ جب جوانی کی عمر کو پہنچے تو دیگر صحابہ رض بھی وفات پا چکے تھے صرف حضرت انس رض کو دیکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

۲۔ تحصیل علم کی تحریک

حجاج بن یوسف ثقفی کی موت کے بعد جب سارے ملک میں عدل و انصاف، علم و عمل اور خیر و برکت کا دور شروع ہوا تو آپ کے دل میں بھی علم حاصل کرنے کا شوق پیدا ہوا۔ جس کا باعث درج ذیل اتفاقی واقعہ بنا۔

ایک دن آپ بازار جا رہے تھے کہ کوفہ کے مشہور امام شعبی سامنے سے آنکلے تو انہوں نے نوجوان طالب علم سمجھ کر اپنے پاس بلایا اور پوچھا کہاں جا رہے ہو۔ ایک سوداگر کا نام لیا۔ کہا یہ میرا مطلب نہ تھا تم پڑھتے کس سے ہو۔ جواب دیا کسی سے بھی نہیں۔ کہا کہ مجھے آپ میں قابلیت کے جوہر نظر آتے ہیں علماء کی صحبت میں بیٹھا کرو۔ اس نصیحت کا دل پر اثر ہوا اور اکتساب علم پر توجہ مرکوز کر لی۔ پھر فارس، مصر، شام کے علماء سے بھی شرف تلمذ حاصل کیا۔ بصرہ کے علماء کے ساتھ بحث و مباحثہ کیا۔ آپ ہمیشہ غالب رہے۔ آخر علم فقہ پر خاص توجہ دی اور ساری عمر اس کی نذر کر دی

۳۔ شیوخ و اساتذہ

آپ نے اپنے استاد حماد کی شاگردی کی جو کوفہ کے مشہور امام تھے۔ انہوں نے آپ کی قابلیت اور لیاقت کو بھانپتے ہوئے حکم دے دیا تھا کہ ابوحنیفہ سب سے آگے بیٹھا کریں۔ دس برس تک ان کے حلقۂ درس میں رہے۔ جن اساتذہ اور شیوخ سے آپ نے شاگردی تہہ کیا۔ ان کی تعداد ۹۳ ہے۔ ۲۹ کوفہ کے رہنے والے تھے جن میں سے مشہور امام شعبی۔ ابواسحاق سبیعی۔ سماک بن حرب۔ اعمش عدی بن ثابت الانصاری۔ امام اوزاعی۔ امام باقر اور امام جعفر صادق ہیں۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ آپ نے شام۔ عراق۔ مکہ۔ مدینہ کے مشہور آئمہ حدیث و فقہ سے بھی اکتساب علم کیا۔

۴۔ سلسلہ درس کی وسعت

حماد نے ۱۲۰ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا تو تمام بزرگوں نے متفقاً امام ابوحنیفہ سے درخواست کی کہ مسند درس کو مشرف فرمائیں تو چار و ناچار قبول کیا۔ چند روز میں وہ شہرت حاصل کی کہ سپین کے علاوہ اسلامی دنیا کا کوئی حصہ نہ تھا جو ان کی شاگردی کے تعلق سے آزاد رہا ہو۔

۵۔ قبول خدمت سے انکار

مروان کے عہد خلافت میں کوفہ کے گورنر یزید بن عمر نے آپ کو میر منشی اور افسر خزانہ مقرر کرنا چاہا تو صاف انکار کر دیا۔ مجبور کرنے اور ساتھیوں کے سمجھانے پر بھی انکار پر قائم رہے اور کہا کہ اگر یزید کہے کہ "مسجد کے دروازے گن دو تو بھی مجھ کو گوارا نہیں نہ کہ وہ کسی مسلمان کے قتل کا فرمان لکھے اور میں اس پر مہر کر دوں۔ یزید نے غصہ میں آکر روزانہ دس کوڑے لگانے کا حکم دیا۔ تعمیل ہونے پر اپنی ضد سے باز نہ آئے۔ آخر اس نے چھوڑ دیا۔ اسی طرح گورنر منصور نے ۱۴۶ھ میں بغداد میں آپ کو طلب کیا اور قضاء کا عہدہ تجویز کیا۔ آپ نے انکار کرتے ہوئے کہا کہ میں اس عہدہ کا اہل نہیں ہوں تو منصور نے غصہ میں آکر کہا کہ "تم جھوٹے ہو" امام نے کہا۔ اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ دعویٰ ضرور سچا ہے کہ میں عہدہ قضاء کے قابل نہیں کیونکہ جھوٹا شخص قاضی مقرر نہیں ہو سکتا اس پر منصور نے زور ڈالا نہ ماننے پر آپ کو جیل بھیج دیا گیا۔ جہاں ۱۵۰ھ میں وفات پائی

۱۲۔ وفات

آپ نے قید خانہ کے اندر بھی سلسلہ درس و تدریس جاری رکھا۔ منصور کو آپ کے اثر و رسوخ کے بڑھ جانے کا ڈر تھا (امام محمد جو فقہ حنفی میں دست و بازو ہیں نے قید خانہ میں تعلیم پائی) تو اس اندیشہ کے پیش نظر زہر دلوا دیا گیا جب اثر محسوس ہوا تو سجدہ کیا اور جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔ وفات کی خبر سن کر سارا شہر امنڈ آیا قاضی شہر حسین بن عمارہ نے غسل دیا۔ پچاس ہزار لوگوں نے نماز جنازہ پڑھی۔ آنے والوں کا سلسلہ جاری رہا یہاں تک کہ ۶ بار نماز جنازہ پڑھی گئی۔ بعدہ تدفین ہوئی۔ آپ کی وصیت کے مطابق خیزران کے مشرقی جانب دفن کیا گیا۔ ۴۵۹ھ میں سلطان الپ ارسلان سلجوقی نے آپ کے مزار پر عظیم الشان قبہ تیار کروایا اور قریب ہی ایک مدرسہ تعمیر کرایا جسے مشہد ابوحنیفہ کہا جاتا ہے

۶۔ اخلاق و عادات

تذکرہ نویسوں نے آپ کے اخلاق و عادات کی تصویر پیش کرنے میں خوش اعتقادی اور مبالغہ آمیزی سے اس قدر کام لیا ہے کہ اصل صورت پہچاننا مشکل ہو جاتی ہے لیکن آپ کے شاگرد خاص قاضی ابویوسف نے آپ کے محاسن اخلاق کی حقیقی تصویر ان الفاظ میں کھینچی ہے فرمایا۔

"جہاں تک میں جانتا ہوں ابوحنیفہ کے اخلاق و عادات یہ تھے کہ نہایت پرہیزگار تھے منہیات سے بہت بچتے تھے۔ اکثر چپ رہتے اور سوچا کرتے تھے۔ کوئی شخص مسئلہ پوچھتا اور ان کو معلوم ہوتا تو جواب دیتے ورنہ خاموش رہتے۔ نہایت سخی اور فیاض تھے۔ کسی کے آگے حاجت نہ لے جاتے۔ اہل دنیا سے احتراز تھا۔ دنیوی جاہ و جلال کو حقیر سمجھتے تھے۔ غیبت سے بہت بچتے تھے جب کسی کا ذکر کرتے تو بھلائی کے ساتھ کرتے بہت بڑے عالم تھے اور مال کی طرح علم کے صرف میں بھی فیاض تھے۔"

(سیرۃ النعمان جلد اول ص۵۳)

۷۔ حق گوئی

آپ بلا خوف اور بلا غرض سچی بات کہہ دیا کرتے تھے ذیل کا واقعہ منہ بولتا ثبوت ہے۔

"ایک دفعہ خلیفہ منصور اور اس کی بیوی حرہ خاتون کے درمیان کچھ شکر رنجی ہو گئی۔ اسے شکایت تھی کہ خلیفہ عدل نہیں کرتا۔ منصور نے کہا کسی کو منصف قرار دو۔ اس نے امام صاحب کا نام لیا۔ اسی وقت طلبی کا فرمان گیا۔ خاتون پردہ کے قریب بیٹھی کہ امام صاحب کا فیصلہ اپنے کانوں سے سنے منصور نے پوچھا شرع کی رو سے مرد کتنے نکاح کر سکتا ہے۔ کہا کہ چار۔ وہ بیوی سے مخاطب ہوا کہ سنتی ہو۔ پردہ سے آواز آئی کہ ہاں سنا۔ آپ نے منصور کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ یہ اجازت عادل شخص کے لئے ہے۔ خدا خود فرماتا ہے کہ (اگر تمہیں عدل نہ کرنے کے متعلق ڈر ہو تو ایک ہی نکاح کافی ہے) منصور چپ ہو گیا۔ آپ گھر آئے تو ایک خادم پچاس ہزار درہم کے توڑے لئے حاضر ہوا کہ حرہ نے نذر بھیجی ہے اور کہا ہے کہ آپ کی کنیز آپ کو سلام کہتی ہے اور حق گوئی پر نہایت مشکور ہے۔" آپ نے روپے واپس پھیر دیئے اور خادم سے فرمایا جا کر خاتون سے کہنا کہ میں نے کسی غرض سے نہیں کہا بلکہ میرا فرض منصبی تھا۔

(سیرۃ النعمان حصہ اول ص۵۵، ص۵۶)

۸۔ فیاضی اور سخاوت

تجارت اور اکتساب دولت سے مقصود عوام کو فائدہ پہنچانا تھا۔ احباب اور ملنے والوں کے روزینے مقرر کر رکھے تھے۔ شیوخ اور محدثین کو تجارت کا ایک مخصوص حصہ کا منافع ہر سال پہنچایا کرتے تھے۔ جو چیز گھر والوں کے لئے خریدتے اسی قدر محدثین اور علماء کے پاس بھجواتے۔ کسی شاگرد کو تنگ حال دیکھتے تو ان کی ضروریات خانگی کی کفالت کرتے تاکہ اطمینان سے علم حاصل کر سکے۔ ان میں سے ایک قاضی ابویوسف تھے۔

۹۔ حلم و عفو

آپ دولتمند اور صاحب عظمت و شان ہونے کے ساتھ ساتھ نہایت متواضع، حلیم اور خلیق تھے۔ ذیل کا واقعہ ملاحظہ ہو۔ لکھا ہے کہ ایک دن مسجد میں درس دے رہے تھے۔ ایک شخص جسے آپ سے عداوت تھی۔ آپ کی نسبت نہایت نامناسب الفاظ کہے۔ آپ نے کچھ التفات نہ کی اور درس میں مشغول رہے شاگردوں کو بھی منع

باقی ص۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ رفتگاں — ریحانہ شاہین

محترمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ

آپ ۲ جنوری ۱۹۰۱ء بمقام سڑک ددہی ضلع سہارنپور میں پیدا ہوئیں۔ آپ کے والد چوہدری حبیب احمد صاحب نے براہین احمدیہ حصہ اول پڑھ کر حضور اقدس کے دستِ مبارک پر بیعت کی۔ آپ نے احمدیت میں آنکھ کھولی ۷ سال کی عمر میں پہلی مرتبہ قادیان آئیں اور حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشاد کے مطابق حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی کے چوبارے پر رہائش اختیار کی۔ دو ماہ کی رہائش کے بعد وطن واپس چلی گئیں۔ چھوٹی سی عمر کے باوجود مرکز سے محبت عشق کی حد تک آپ کے دل میں سرایت کر چکی تھی یہی عشق آپ کو قادیان آپ کی ہمشیرہ کے پاس لے آیا۔ ۴ سال کے بعد پھر وطن واپس چلی گئیں۔ لیکن آپ کا دل وہاں بالکل نہ لگتا۔ آپ کے دل پر ہر وقت قادیان چھایا رہتا تھا۔ ہر وقت دعائیں کرتی رہتیں کہ اے خدا مجھے قادیان لے چل۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا سن لی اور ۱۹۱۵ء میں حضرت مولوی نورالدین صاحب امام اول کے ایک شاگرد حکیم مولوی غلام محمد صاحب سے آپ کا نکاح ہو گیا۔ ۱۹۱۸ء میں آپ نے نصرت گرلز سکول قادیان میں ملازمت اختیار کر لی۔ سکول میں طالبات کی تربیت میں سب سے زیادہ نمایاں کردار آپ کا تھا۔ کسی کی ذرا سی بھی بری حرکت برداشت نہ کر سکتی تھیں۔ فوراً ٹوک کر اصلاح کر دیتی تھیں۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتب کے امتحانات ہوتے تو آپ سب مڈل اور ہائی کی طالبات کو بٹھا کر کتاب پڑھایا کرتی تھیں اور جب نتیجہ نکلتا تو آپ کی پڑھائی ہوئی طالبات کے نمبر سب سے زیادہ ہوتے تھے۔

قرآن مجید سے عشق کی حد تک پیار تھا بہت خوش الحانی سے بلند آواز میں تلاوت فرمایا کرتی تھیں۔ سینکڑوں لڑکیوں کو آپ نے ناظرہ اور ترجمہ پڑھایا۔

۱۹۲۲ء میں حضرت فضل عمر نے لجنہ اماء اللہ کی بنیاد رکھی۔ پہلی چودہ ممبرات میں آپ کا نام بھی تھا۔ جو عہد کام کرنے کا ۱۹۲۲ء میں باندھا وہ آخر وقت تک نبھایا۔ یہ چودہ ممبرات بنیاد تھیں لجنہ کی اور گویا اسے پہلی مجلس عاملہ بھی کہا جا سکتا ہے۔ ان میں سے عہدیدار چنی گئیں۔ آپ کے سپرد چندہ کی وصولی کا کام کیا گیا۔ گویا آپ سب سے پہلی سیکرٹری مال تھیں۔ ۱۹۶۱ء تک سیکرٹری مال رہیں۔

محلہ دارالفضل کی صدر رہیں۔ لجنہ مرکزیہ کی انسپکٹرس رہیں۔ سٹور بھی چلایا اور لجنہ مرکزیہ کی ہدایات کے مطابق لجنات کے دورے بھی کئے۔ خواتین کے جھگڑے ہوتے پر بہت سے امور کے تصفیہ کے لئے بھی آپ کو مقرر کیا جاتا رہا۔ جلسوں کے ہنگامی کاموں میں آپ بہت کامیاب رہتی تھیں۔ لجنہ اماء اللہ کے قیام کے بعد حضرت فضل عمر نے جلسہ سالانہ کے انتظامات کی ذمہ داری لجنہ پر ڈالی جو آپ نے احسن طور پر نبھائی۔

۲۱ فروری ۱۹۲۶ء کو آپ کے میاں مولوی غلام محمد صاحب وفات پا گئے۔ جب تک آپ کے میاں زندہ رہے اتنا عرصہ آپ کو بچوں کی نگرانی کی فکر نہ تھی۔ اور آپ اطمینان سے پڑھائی میں مشغول رہیں۔ میاں کی وفات کے بعد مشکلات کا دروازہ کھل گیا۔ لیکن آپ نے انتہائی صبر و استقلال کے ساتھ ان مشکلات پر قابو پا لیا۔

۱۹۲۵ء میں آپ نے مدرسۃ الخواتین میں تعلیم حاصل کی۔ ۱۹۳۰ء میں مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ شروع ۱۹۳۵ء میں مخالفت کا زور تھا۔ ہفتہ کے دن حضرت فضل عمر عورتوں میں درس دیا کرتے تھے۔ حضور کی حفاظت پر جن عورتوں کو متعین کیا گیا۔ ان میں ایک استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ بھی تھیں۔ ۱۹۲۵ء میں آپ نے سکول میں وضو کرنے کے لئے حوض اور ٹونٹیوں کے لئے چندہ کی تحریک کی۔ ۱۹۲۶ء میں آپ منتظمہ بیعت مقرر ہوئیں۔ ۱۹۳۹ء میں جوبلی منائی گئی۔ اس موقعہ پر جماعت احمدیہ کا جو جھنڈا بنا۔ اس کا سوت جن خوش قسمت خواتین نے کاتا ان میں آپ بھی تھیں۔ اسی موقعہ پر جب مستورات کے جلسہ میں حضرت فضل عمر نے تشریف لا کر جھنڈا لہرایا۔ تو آپ نے عورتوں میں نعرے لگوائے ۱۹۴۴ء میں حضرت فضل عمر نے جماعت سے سلسلہ احمدیہ کے لئے اپنی جائیدادیں وقف کرنے کا مطالبہ کیا تو آپ نے اپنے ذاتی مکان کا ۱/۳ حصہ وقف کر دیا۔

تقسیم ہند کے بعد آپ ۱۷ ستمبر ۱۹۴۷ء کو لجنہ کراچی کی صدر منتخب ہوئیں۔ لیکن جب ۱۹۴۹ء کو ربوہ سکول جاری ہو گیا۔ تو آپ فوراً ربوہ حاضر ہو گئیں۔ ۱۹۴۹ء میں سیکرٹری مال اور ۱۹۶۱ء میں سیکرٹری محاسبہ مقرر ہوئیں۔ ۱۹۵۰ء کو لجنہ اماء اللہ کے دفتر کی بنیاد میں آپ نے بھی ایک بنیادی اینٹ رکھی

۱۹۵۱ء میں لجنہ مرکزیہ نے مختلف شہروں میں اپنے وفود بھجوائے۔ ہر وفد میں استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ شامل تھیں۔ ۱۹۵۶ء میں لوائے احمدیت کی تیاری میں بھرپور حصہ لیا۔ ۱۹۵۸ء میں آپ نے ضلع سرگودہا فیصل آباد۔ گوجرانوالہ۔ جہلم۔ جھنگ۔ سیالکوٹ ساہیوال اور ضلع سندھ کی ۴۳ لجنات کا دورہ کیا۔ ۱۹۵۹ء میں ۲۷، ۱۹۶۰ء میں ۲۶، اور بعد ازاں متعدد لجنات کے وقتاً فوقتاً دورے کئے۔ غرض آپ نے اپنی ساری عمر لجنہ کی خدمت میں گزاری اور ۱۹ جون ۱۹۸۰ء کو قریباً ۸۰ سال کی عمر میں ایک بھرپور زندگی گزار کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ آپ کے متعلق فرماتی ہیں کہ۔

"بجا طور پر ان کے متعلق کہا جا سکتا ہے

ترجمہ:۔ اور ان میں سے جس نے اپنے عہد کو پورا کر دیا

اللہ تعالیٰ آپ کو اعلیٰ مدارج عطا فرمائے۔ اور سادگی۔ عزت دینی۔ عبادت گزاری ہمدردیٔ خلق کا جو جذبہ آپ کے دل میں تھا وہ سب احمدی مستورات کے دلوں میں پیدا ہو جائے۔

الغرض آپ بہت عبادت گزار۔ شب بیدار اور بہت دعائیں کرنے والی خاتون تھیں۔ جوانی میں بیوہ ہوئیں۔ اپنی محنت سے کما کر اپنے اخراجات پورے کئے۔ کبھی کسی سے مدد لینا گوارا نہ تھا۔ اولاد کی نیک تربیت کی۔ امامت کا بے انتہا احترام تھا۔ بڑی سادہ اور پاکیزہ زندگی گزاری۔ مردانہ وار ساری مشکلات کا مقابلہ کیا اور حقیقت میں وہ کام کئے جو ایک مرد کرتا ہے۔ قرآن مجید کثرت سے پڑھتی تھیں۔ آخر عمر میں قرآن مجید کا اکثر حصہ حفظ ہو چکا تھا۔ قول و فعل میں کوئی تضاد نہ تھا۔ غرضیکہ شان کے ساتھ اپنی زندگی بسر کر کے اللہ کے حضور حاضر ہوئیں۔

لجنہ اماء اللہ کی تاریخ میں آپ کا نام اور قربانیاں ہمیشہ زندہ رہیں گی۔

بقیہ صفحہ ۵ سے آگے

کر دیا۔ درس سے اٹھے تو وہ شخص ساتھ ہو لیا اور جو کچھ منہ میں آتا تھا بکتا جاتا تھا۔ آپ گھر کے قریب پہنچے تو کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ "بھائی یہ میرا گھر ہے کچھ باقی رہ گیا ہو تو اٹھا نہ رکھو کہ اب میں اندر جاتا ہوں اور تم کو موقع نہ ملے گا۔"

۱۰۔ ذکر و عبادت

آپ نہایت مرتاض اور زاہد تھے۔ ذکر و عبادت میں ان کو مزا آتا تھا۔ اور بڑے ذوق و خلوص سے ادا کرتے تھے علامہ ذہبی (مصنف تذکرۃ الحفاظ) نے لکھا ہے کہ "امام صاحب کی پرہیزگاری اور عبادت کے واقعات تواتر کی حد تک پہنچ گئے ہیں" اکثر نماز میں یا قرآن پڑھنے کے وقت رقت طاری ہوتی اور گھنٹوں رویا کرتے ابراہیم بصری کا بیان ہے کہ ایک دفعہ نماز میں یہ آیت پڑھی۔۔۔۔ (یعنی قیامت گناہ گاروں کا وعدہ گاہ ہے۔ اور قیامت سخت مصیبت کی ناگوار چیز ہے) اسی آیت میں رات ختم ہو گئی۔ بار بار پڑھتے اور روتے جاتے تھے۔

۱۱۔ تقسیمِ اوقات

آپ کا معمول تھا کہ صبح کی نماز کے بعد مسجد میں درس دیتے۔ پھر استفتاء کے جواب لکھتے۔ پھر تدوین فقہ کی مجلس منعقد ہوتی۔ بڑے بڑے نامور شاگردان کا مجمع ہوتا جو مسائل اتفاق رائے سے طے ہوتے قلمبند کرتے جاتے۔ نماز ظہر پڑھ کر گھر آتے گرمیوں میں ہمیشہ ظہر کے بعد سوتے۔ نماز عصر کے بعد کچھ دیر درس و تدریس کا شغل رہتا پھر دوستوں سے ملنے ملانے۔ بیماروں کی عیادت۔ ماتم پرسی اور غریبوں کی خبرگیری میں وقت صرف کرتے اور اکثر رات بھر نہ سوتے۔ کبھی کبھی دوکان پر بیٹھتے اور وہیں یہ مشاغل بھی سرانجام دیتے۔

۱۲۔ تصنیفات

آپ کی طرف درج ذیل کتب منسوب ہیں۔

۱۔ فقہ اکبر۔ یہ عقائد کا ایک مختصر سا رسالہ ہے جس کی ترتیب بلحاظ مسائل عقائد نسفی جیسی ہے۔

۲۔ العالم و المتعلم:۔ یہ بھی سوال و جواب کے طور پر مختصر سا ایک رسالہ ہے۔

۳۔ مسند:۔ اس کے متعدد نسخے ہیں جن کو ابو المؤید محمد بن المحمود الخوارزمی المتوفی ۶۶۵ھ نے یکجا جمع کیا ہے

نوٹ ۱۔ ان کتب کو امام صاحب کی طرف منسوب کرنا نہایت مشکل ہے کیونکہ ان کی زندگی میں ایک مجموعہ فقہ مرتب ہوا تھا جو معدوم ہو گیا۔ امام رازی نے مناقب الشافعی میں تصریح کی ہے کہ امام صاحب کی کوئی تصنیف باقی نہیں رہی۔

(سیرۃ النعمان جلد دوم ص ۲)

ان واقعات سے واضح ہے۔ آپ ایک عالم باعمل شخصیت تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور اپنے قرب میں جگہ دے۔ اے اللہ تو ایسا ہی کر۔

بچوں کو دھوپ میں جانے سے منع کیجئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نونہالانِ جماعت

بچوں کا کالم

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور ہمیشہ نیک کاموں کی توفیق دے۔

○ ہم نے اس سے پہلے کالم میں کہا تھا کہ آپ حضرت فضل عمر۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔ کی تقریر کے متعلق دس فقرے لکھ کر ہمیں ارسال کریں۔ بہت کم بچوں نے اس طرف توجہ دی ہے۔ آپ ایک دفعہ وہ تقریر پڑھیں اور اس میں سے دس فقرات اس طرح لکھیں کہ ساری تقریر کا موضوع سامنے آجائے۔

○ آپ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات تو الفضل میں پڑھتے ہی ہوں گے۔ اگر آپ ان خطبات کے خلاصے (چند فقروں میں) لکھنا شروع کر دیں تو آپ کو بہت فائدہ ہوگا۔ خطبات کا موضوع بھی یاد ہو جائے گا۔ اور مختصر نویسی بھی آجائے گی جو سکولوں میں بھی آپ کے کام آئے گی۔

○ عزیزہ خالدہ ارشاد کراچی سے لکھتی ہیں کہ ۱۱ جون ۱۹۹۱ء کے الفضل میں ایک پیارا واقعہ پڑھا۔ واقعی یہ واقعہ بہت پیارا ہے آپ کے لئے خوشی کا باعث ہے۔ ہمارے لئے بھی خوشی کا باعث ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو حضور انور کا ایسا ہی پیار عطا فرمائے۔

○ عزیزہ نادیہ کراچی سے لکھتی ہیں۔

"ابھی تھوڑی دیر پہلے میں نانی اماں کے خطوط پڑھ رہی تھی جو انہوں نے امی کو لندن سے لکھے تھے۔ جب وہ ۸۴ء میں اپنا علاج کروانے لندن گئی تھیں۔ امی نے وہ خط بہت سنبھال کر رکھے ہوئے ہیں۔ ایک خط میں انہوں نے اتنی خوبصورتی سے امی کو لکھا ہے "آپ کے خط سے بہت زیادہ فکر سامنے آتا ہے۔ میری بیٹی۔ میری جان یہ دنیا ہے جو اس میں آگیا اس نے جانا ضرور ہے۔ میں غور کرتی ہوں تو اللہ تعالیٰ کا شکر کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے فضل سے ہر مشکل سے مشکل حالات سے گزار کر بہتر کیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے اور میرے نیک پیارے بچوں کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے باغ میں پودے لگائے اور پھر اپنے فضل سے ان کو پھلدار درخت بنایا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے باغ کو ہمیشہ ہرا بھرا خوش و خرم رکھے۔"

آجکل ابو کو باغبانی کا بہت شوق چڑھا ہوا ہے تقریباً روز ہی نئے پودے لے آتے ہیں اور ابو اور میں دونوں ہی ان کا بہت خیال رکھتے ہیں۔"

○ ایک عزیزہ جو نویں جماعت کی طالبہ ہے اور جس نے اپنا نام نہیں لکھا۔ حضرت امام جماعت ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبہ فرمودہ ۷ دسمبر ۱۹۹۰ء کا خلاصہ تحریر کیا ہمیں اس بات سے بہت خوشی ہوئی کہ خلاصہ بہت اچھا ہے۔ امید ہے دوسرے بچے بھی حضور انور کے خطبات کے خلاصے تحریر کریں گے۔

○ عزیزہ سعدیہ رحمٰن نے کچھ اقوال زریں بھیجے ہیں۔

۱۔ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو بھسم کر دیتی ہے۔

۲۔ جو شخص اپنا راز پوشیدہ رکھتا ہے وہ گویا اپنی سلامتی کو اپنے قبضے میں رکھتا ہے۔

۳۔ تین چیزیں محبت بڑھانے کا ذریعہ ہیں۔

(ا) سلام میں پہل کرنا۔
(ب) دوسروں کے لئے مجلس میں جگہ خالی کرنا
(ج) مخاطب کو بہترین نام سے پکارنا۔

پیارے بچو! ہمیں آپ کے خط ملتے ہیں تو دل بہت خوش ہوتا ہے اور ہم آپ کے لئے دعائیں کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کے ساتھ ہو۔

بقیہ: صـ۱ سے آگے

آئے کہ آپ نے ہمارے بچے کو پیار کیا اور اتنے جذباتی تھے کہ ان کے ہونٹ پھڑ پھڑا رہے تھے اور آواز نہیں نکل رہی تھی تو دنیا نے قرآن کریم کی تعلیم پر عمل نہ کر کے بڑے دکھ اٹھائے ہیں۔ یہ جماعت احمدیہ کا فرض ہے کہ دنیا کو ان دکھوں سے نجات دلانے کی کوشش کرے اور جماعت احمدیہ کا فرض ہے کہ اپنی زندگی میں، اجتماعی زندگی میں کسی کو دکھ نہ پہنچائے بلکہ جس طرح بنیان مرصوص ہوتی ہے ہر شخص اپنی جگہ کام کر رہا ہے۔ دعائیں کر رہا ہے۔ خدا کے حضور جھکا ہوا ہے۔ خدا سے اس کی برکتیں حاصل کر رہا ہے۔ اور اس کا تعلق اپنے بھائی کے ساتھ محبت کا ہے اور پیار کا ہے جہاں موقع کسی کو ملتا ہے خدا کو خوش کرنے کے لئے اپنے اخلاق کے حسن کے جلوے اس کو دکھاتا ہے۔ ایک ایسا معاشرہ پیدا کرو جو آج کی دنیا کے لئے مثالی معاشرہ بن جائے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۶ مارچ ۱۹۸۱ء)

بقیہ: صـ۳ سے آگے

اور اس کو ملحوظ رکھنے کی تاکید کرتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے (مائدہ رکوع ۲) کسی قوم کی دشمنی تمہاری آنکھوں پر ایسا پردہ نہ ڈال دے کہ تم اس کے متعلق ناانصافی اور ظلم پر اتر آؤ۔ تمہارا کام یہ ہے کہ تم اس کے متعلق بھی عدل و انصاف کی حدود کا خیال رکھو ورنہ تقویٰ کے مقام سے تم اپنے آپ کو گرانے والے ہو گے۔ گویا (دین حق) دشمن کی قابل نفرت حرکات سے تو بیزاری کی تعلیم دیتا ہے مگر دشمن کی دشمنی رکھنے سے منع کرتا ہے۔ پھر فرماتا ہے۔ (ممتحنہ ع ۲) وہ لوگ جو تمہارے دین کے مخالف تو ہیں مگر تمہیں اپنے مظالم کا تختہ مشق بنا کر تمہیں جبراً اپنے دین سے منحرف کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ نہ تمہیں اپنے وطن سے بے وطن کرتے ہیں۔ ان کے ساتھ نیکی اور حسن سلوک کرنے اور ان کے معاملات میں عدل و انصاف سے کام لینے سے اللہ تعالیٰ تمہیں ہرگز نہیں روکتا۔ تمہارا کام یہ ہے کہ تم ان سے نیکی کرو۔ اور ان کے معاملات میں بھی انصاف کا پورا پورا خیال رکھو۔ غرض دین حق بنی نوع انسان کو نصیحت کرتا ہے کہ اگر کسی فرد یا قوم کو تم تقویٰ و طہارت کے خلاف عمل کرتا دیکھو تو اس کے فعل سے تو نفرت کرو مگر اس فرد یا قوم کی خیر خواہی کا جذبہ اپنے دل سے کبھی مٹنے نہ دو۔ کیونکہ اگر یہ جذبہ مٹ گیا تو تم ان کی اصلاح سے بھی غافل ہو جاؤ گے۔ حضرت لوط علیہ السلام نے بھی اسی اخلاقی کمال کا مظاہرہ کیا۔ اور فرمایا کہ میں تمہاری اصلاح کے لئے تو رات دن کوشش کر رہا ہوں۔ لیکن تمہارے گندے افعال سے مجھے شدید نفرت ہے اس قدر نفرت کہ میں اللہ تعالیٰ سے بھی دعا کرتا رہتا ہوں کہ وہ مجھے بھی اور میرے تمام جسمانی اور روحانی اہل کو بھی ان برائیوں سے محفوظ رکھے۔

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۰۸۸ میں مقبول احمد قریشی ولد ضیاء الدین احمد قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۵۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹-۵-۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان نمبر ۲/۹۴ کینٹ بازار ڈرگ روڈ کراچی مالیتی ۲،۵۰،۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۷۰۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مقبول احمد قریشی ولد ضیاء الدین احمد ۲/۹۴ کینٹ بازار کراچی۔ گواہ شد نمبر۱۔ صغیر احمد جیبہ صدر موصیان کراچی۔ گواہ شد نمبر۲۔ محمد اسحاق ۲۶/۱۹۰ کینٹ بازار کراچی۔

اعلان گمشدگی

○ ایک عدد لیڈی کلائی گھڑی (ZEENAT) ۲۶ جولائی جمعہ کے روز بیت الاقصیٰ میں گم ہو گئی ہے۔ جس صاحب کو ملی ہو وہ اس پتہ پر ارسال فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔"

محمد یوسف بٹ مربی سلسلہ
مکان نمبر ۱۶/۱ دار العلوم غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

○ وزیر اعظم نے صدر مملکت سے امن و امان کی صورت حالات پر اہم بات چیت کی۔ ملاقات میں بارہویں ترمیم کے سلسلے میں سامنے آنے والے معاملات اور قومی اسمبلی و سینٹ کی کارکردگی پر بھی تبادلہ خیالات کیا گیا۔

○ معروف سیاست دان پیر پگاڑا نے کہا ہے کہ موجودہ حکومت کے دسویں مہینے کے آخری دن گنیں۔ انہوں نے کہا بھٹو کی حکومت ۸۰ مہینے، جونیجو کی ۳۸ مہینے، بے نظیر کی ۲۰ مہینے رہی۔ اس حکومت کی میعاد ۱۰ مہینے ہے اور ابھی دس ماہ پورے ہوتے ہیں کچھ دن باقی ہیں۔

○ آزاد کشمیر کے سابق وزیر اعظم اور پیپلز پارٹی آزاد کشمیر کے صدر ممتاز حسین راٹھور نے اپنی برطرفی کے خلاف آئینی رٹ واپس لینے کا اعلان کیا ہے۔

غیر ملکی خبریں

○ کابل میں راکٹوں اور میزائلوں کے ایک ذخیرے میں کئی دھماکوں کے بعد آگ لگ گئی ہے۔ کئی افراد کی ہلاکت کا خدشہ ہے۔ آگ لگنے سے سکڈ میزائل اور راکٹوں کے ٹکڑے دور دور تک جا گرے۔ شہر پر سفید دھواں پھیل گیا ہے۔

○ امریکہ نے یورپ میں اپنے ۸۰ فوجی اڈے ختم کرنے کا اعلان کر دیا ہے امریکی ترجمان نے کہا ہے کہ مشرق اور مغرب کے درمیان تعلقات کی بہتری کی وجہ سے اب اتنی تعداد میں فوجی اڈوں کی ضرورت نہیں۔ ان میں سے نصف اڈے جرمنی میں واقع ہیں۔

ضرورت برائے ملازمین

وارئیر کیمیکل کمپنی رجسٹرڈ پاکستان فیصل آباد کو درج ذیل کوائف کے حامل ملازمین کی ضرورت ہے،

خواہش مند حضرات اپنی درخواستیں امیر صاحب ضلع یا صدر حلقہ کی تصدیق سے مورخہ ۱۲ اگست ۱۹۹۱ء تک روانہ کریں اور انٹرویو کے لئے مورخہ ۱۳ اگست ۱۹۹۱ء کو صبح سات بجے سے گیارہ بجے تک رہائش گاہ پر تشریف لائیں۔

درخواست یا انٹرویو کے سلسلہ میں آنے کیلئے کسی قسم کا خرچ وغیرہ نہیں دیا جائے گا

نمبر شمار	نام اسامی	تعداد	کوائف
۱	چوکیدار	۱	ریٹائرڈ فوجی اور اسلحہ کا لائسنس رکھنے والے کو ترجیح دی جائے گی۔
۲	ڈرائیور	۲	کم از کم ایل۔ ٹی۔ وی لائسنس۔
۳	سیلز مین	۲	کم از کم تعلیم میٹرک ادویات کی سیل کا دو سالہ تجربہ۔
۴	مینجر برائے مارکیٹنگ	۱	تعلیم بی۔ اے یا اس کے برابر کسی بھی فرم میں بطور مینجر سیل کا دو سالہ تجربہ۔ وسیع تجربہ رکھنے کی صورت میں تعلیمی معیار کم بھی کیا جا سکتا ہے۔

ڈائریکٹر

میاں ناصر احمد ناصر

۱/۱۲ دار العلوم غربی الف حلقہ بیت الصادق ربوہ ضلع جھنگ

گائے بھینس گھوڑا

اور تمام جانوروں کے امراض مثلاً منہ کھر، زہرباد، سوزش پستان، فالج، ٹک، نتھنوں میں ناڑ وغیرہ پیدا ہونا، گل گھوٹو (خناق)، کنار، داہ چیچک وغیرہ کے لئے کیوریٹو ادویات مندرجہ ذیل سٹاکسٹس سے کمپنی کے مقررہ نرخ پر حاصل کریں۔ مزید تفصیل کے لئے ۳ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر لٹریچر مفت حاصل کریں۔

ڈاکٹرز فری لٹریچر و سیمپلز براہ راست کمپنی سے طلب کریں۔

لاہور: پاکستان میڈیکوز لوئر مال۔ کراچی: شہزاد میڈیکل سٹور۔ بھینس کالونی روڈ نمبر ۵ لانڈھی۔ فیصل آباد: میاں شادی میڈیسن گول امین پور بازار۔ راولپنڈی: جرمن ہومیو لیبارٹریز۔ بوہڑ بازار ملتان: زکریا میڈیکل سٹور۔ بیرون لوہاری گیٹ

کیوریٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ

لاہور ربوہ کراچی فون ۶۰۶ ۶۰۷

سمر کوچنگ کلاس

برائے ششم، ہفتم، ہشتم

○ مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کے شعبہ امور طلباء کے زیر انتظام مورخہ ۳ اگست سے سمر کوچنگ کلاس شروع ہو رہی ہے۔ والدین اور عہدیداران سے درخواست ہے کہ طلباء کو کلاس میں شرکت کی تلقین کریں۔ رجسٹریشن کے لئے طلباء بعد نماز مغرب دفتر مقامی سے رابطہ کریں۔

ناظم امور طلباء

مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ

پتہ